السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زیداور بکرایک ماں سے جبکہ عمراوراس کی ایک بہن دوسری ماں سے ہیں۔ باپ ان سب کا ایک ہے۔ باپ پاکستان بننے سے پہلے فوت ہوگیا تھا۔ انگریزی قانون کے مطابق رقبہ تینوں بیٹوں میں برابر تقسیم ہوگیا۔ بہن کوکچھ نہ ملا۔ ۱۹۴۷ء میں بکر، لاولد فوت ہوگیا۔ بکر کا رقبہ زیداور عمر میں تقسیم ہوگیا۔ اس وقت بھی بہن کوکچھ نہ ملا۔ اب بہن نے زید سےاپنے مرنے والے بھائی کی وراثت کا مطالبہ کیا مگرانگریزی قانون نے فیصلہ زید کے حق میں دے دیا کہ بہن حقدار نہیں۔ اب زید دریافت کرتا ہے آیا شرعاًمرنے والے بھائی کی وراثت سے بہن کا حصہ بنتا ہے یا نہیں اور کیا بھائیوں کا شرعی فرض بنتا ہے کہ وہ اپنے باپ کی وراثت، جوکہ بچپن میں انگریزی قانون کے مطابق ان کو ملی تھی، اس میں سے بہن کا حصہ ادا کریں یا نہیں؟ قرآن وسنت کی روشنی میں جواب دے کر مطلع فرمادیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

زمانہ جاہلیت میں لوگ مرنے والے کی وراثت سے اپنی عورتوں اور بچوں کو محروم کردیتے تھے۔ اسلام نے ایسے ظالم قانون کو ختم کرکے عدل وانصاف پر مبنی قانون مسلمانوں کو دیا اور عورتوں بچوں سمیت ہر شرعی حقدار کا حصہ مقرر کیا گیا ہے۔ صورتِ مسئولہ میں بیٹی کو باپ کی وراثت سے (لڑکے کا حصہ لڑکی سے دوگنا ہے) کے مطابق ساتواں حصہ ملے گا۔ (مگر شرط یہ ہے کہ اس مرنے والے کی دونوں بیویاں اس کی موت سے پہلے فوت ہوچکی ہوں۔ اور اگروہ اس وقت زندہ تھیں تو پھر تقسیم یوں ہوگی: دونوں بیویوں کا پوری وراثت سے آٹھواں حصہ۔۔۔۔ جبکہ کل آٹھ حصے ہی بنیں گے۔۔۔۔ باقی سات حصوں میں بیٹی کا ایک حصہ اور ہر بیٹے کے دو دو حصے۔ یہ تقسیم میت کا قرضہ ادا کرنے کے بعد اور اس وصیت کے پورا کرنے کے بعد ہوگی جو اس نے (اگر) اپنی زندگی میں کی تھی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: (سورة نساء: ۱۲) "اگر تمہاری اولاد ہو تو تمہارے ترکہ سے تمہاری بیویوں کے لئے آٹھواں حصہ ہے اور وہ بھی اس قرض کے بعد جو تم نے دینا ہے اور اس وصیت کے بعد جو تم نے کی تھی)۔ اس طرح مرنے والے بھائی بکر کی وراثت سے بھی اس کا حصہ بنتا ہے کیونکہ یہ اس کی علاتی بہن ہے جبکہ بکر کا ایک عینی بھائی بھی موجود ہے اور یہ بہن اپنے بھائی عمر کے ساتھ مل کر عصبہ بنتی ہے۔ اب جبکہ عصبہ کا ازدحام ہو تو جو قوت درجہ اور جہت میں اولیٰ ہوتا ہے اس کو وراثت ملتی ہے اور باقی محروم ہوجاتے ہیں۔ مسئلہ مسئولہ میں میت کا عینی بھائی جو کہ زید ہے یہ جہت اور درجہ میں عمر اور اسکی بہن کے ساتھ یکساں ہے جبکہ قوت کے لحاظ سے میت کے زیادہ قریب ہے۔ کیونکہ زید کا رشتہ ماں باپ دونوں کی طرف سے ہے اور عمر اور اس کی بہن کا رشتہ صرف باپ کی طرف سے ہے۔ واللہ اعلم۔

اب شریعت کے مطابق بھائیوں کا فرض بنتا ہے کہ وہ اپنی بہن کا حصہ ادا کریں اللہ تعالیٰ کے ہاں جوابدہی اور دوسرے کا مال ناحق غصب کرنے کے الزام سے بچ جائیں۔ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ مسلمان ملک میں انگریز کے رواج دیئے ہوئے جاہلی اور ظالم قوانین بنائے گئے ہیں۔ مسلمان حکمرانوں نے (اپنی حکومتیں بچانے کے لئے) دین حنیف کے سراپا عدل وانصاف پر مبنی نظام کو داؤ پر لگا کر مسلمانوں پر مسلط کیا ہوا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اوران کا حل

ج1

محدث فتویٰ